قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ الفضل لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

بدھ 06 اکتوبر 2021ء | 28 صفر 1443 ہجری قمری | 06 اخاء 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:237

ارشاد باری تعالیٰ

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ٭ وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ﴿۲۳۹﴾ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُکۡبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۴۰﴾

(البقرہ: 240،239)

ترجمہ: (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس اگر تمہیں کوئی خوف ہو تو چلتے پھرتے یا سواری کی حالت میں ہی (نماز پڑھ لو)۔ پھر جب تم امن میں آ جاؤ تو پھر (اسی طریق پر) اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم (اس سے پہلے) نہیں جانتے تھے۔

فرمانِ رسول ﷺ

عَنۡ خَوۡلَةَ بِنۡتِ حَكِيمٍ قَالَتۡ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ مَنۡ نَّزَلَ مَنۡزِلًا فَقَالَ أَعُوۡذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمۡ يَضُرَّهٗ شَيۡءٌ حَتّٰى يَرۡتَحِلَ مِنۡ مَّنۡزِلِهٖ ذَالِكَ۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب فی التعوذ من سوٓء القضآء ودرك الشقآء وغیرہ)

حضرت خولہؓ بنت حکیم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی جگہ پر قیام کرے پھر یہ کہے کہ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے چلا جائے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

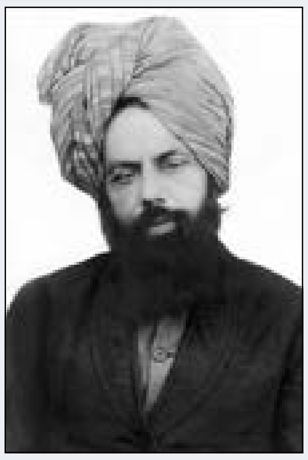

صحبت صالحین کا ذریعہ

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میّسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 302)

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّدو تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔‘‘

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30؍دسمبر 1891ء، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375-376)

فرمان خلیفہ وقت

یہ جلسہ سالانہ کی برکات میں سے ہے کہ ایک شخص کی دعائیں اسے خود بھی فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں اور جماعت کی مجموعی ترقی کا بھی باعث بن رہی ہوتی ہیں اور اسی طرح دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے اور جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے کا باعث بنا رہی ہوتی ہیں۔ پس اپنے ان دنوں کو ہر شامل ہونے والے کو اس طریق پر گزارنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا اور ہم سے توقع رکھی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں اور دوسرے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت سے بھریں۔ اپنے بھائیوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں۔ یہاں جلسے پر آ کر اگر کسی میں رنجشیں بھی ہیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں گے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں گے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا کو پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ لیکن ان تمام راستوں سے گزرنے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ محنت شرط ہے۔ یہ جلسے اسی لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ روحانی ماحول سے، نیکی کی باتیں سننے سے، ذکر الٰہی کرنے سے ہم میں وہ عادتیں مستقل پیدا ہو جائیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اُسے آتا ہے جو اُسے شناخت کرے۔ اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اُس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- جلسہ سالانہ (منظوم)
- احکام خداوندی
- سیرت النبیؐ کے حوالہ سے خلفائے احمدیت کی چند تحریکات
- جلسہ سالانہ ربوہ کی چند خوبصورت یادیں

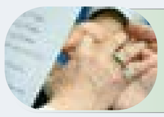

دربارِ خلافت

غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا تو الگ رہا مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ کوئی غیر احمدی میرے پیچھے نماز پڑھے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت منشی امام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے جب مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین نے مسجد مبارک کے نیچے دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا تو احمدیوں کو اس سے بہت تکلیف پیدا ہو گئی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عدالت میں چارہ جوئی کا ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر مجھے اور اخویم منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی کو بھی ارشاد فرمایا کہ تم اپنے حلقوں میں سے ایسے ذی عزت لوگوں کی شہادت دلواؤ جو دیوار کے گزرنے سے پہلے اس راستہ سے گزرتے ہوں۔ چنانچہ میں اپنے حلقہ سے فقیر نمبر دار لوہ چپ کو قادیان لایا کیونکہ یہاں ہی جیوری آئی ہوئی تھی۔ چنانچہ اُس نے شہادت دی کہ بندوبست کے دنوں میں ہم یہاں آتے رہے ہیں اور اس راستہ سے گزرتے رہے ہیں۔ بعض دفعہ گھوڑوں پر سوار ہوا کرتے تھے۔ مرزا نظام الدین نے اس سے شہادت سے پہلے دریافت کیا کہ تم شہادت کے لئے آئے ہو۔ فقیر نمبر دار نے جواب دیا ہاں۔ اس پر مرزا نظام الدین نے اُس سے سخت کلامی کی جس کے جواب میں فقیر نے کہا کہ مرزا صاحب اگر آپ مجھے گالیاں دیں گے تو جب آپ ہمارے علاقہ میں شکار کے لئے نکلیں گے تو ہم اس سے بھی زیادہ سختی آپ پر کریں گے جس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اُس واقعہ کے بعد مرزا نظام الدین جو کہ میرے پہلے سے واقف تھے بوجہ ناراضگی ایک سال تک نہ بولے۔ (ان سے بات نہیں کی) ایک سال کے بعد میں اتفاقاً گورداسپور گیا ہوا تھا اور عدالت کے باہر ایک عرضی نویس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں مرزا نظام الدین بھی آ گئے اور کہنے لگے۔ منشی صاحب! آپ مجھ سے ناراض کیوں ہیں اور بولتے کیوں نہیں؟ مَیں نے کہا میں آپ کے ساتھ اگر بات کروں اور آپ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت کلامی کریں تو مجھے تکلیف ہو گی۔ کہنے لگے مَیں اُن کو بزرگ سمجھتا ہوں۔ اُن کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ مَیں نے اپنے باغ کی لکڑی ہزاروں روپے میں فروخت کی ہے اور اب سبزی سے ہزاروں روپے کی آمد ہوتی ہے۔ اُن کے یہ بھی الفاظ تھے کہ اب مجھے ولایت کی طرح آمد ہوتی ہے۔ (یعنی بہت زیادہ آمد ہوتی ہے۔ تو پھر) مَیں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر آپ کے یہ خیالات ہیں تو مَیں صلح کرتا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 319 تا 321۔ روایات منشی امام الدین صاحبؓ)

خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جمّوں فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی احمدیت سے بہت پہلے کے میرے دوست تھے۔ ایک دفعہ وہ چینیاں والی مسجد لاہور میں نماز پڑھا رہے تھے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور اپنی علیحدہ نماز ادا کی۔ مولوی صاحب نماز سے فارغ ہو کر مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر سمجھے کہ شاید میں نے اُن کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ اور بہت خوش ہوئے۔ مَیں نے کہا مولوی صاحب کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو بھی مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے وہ آپ ہی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا تو الگ رہا مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ کوئی غیر احمدی میرے پیچھے نماز پڑھے۔ مولوی صاحب یہ سن کر بڑے متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ دوسرے احمدیوں کا تو یہ عقیدہ نہیں اور وہ تو اپنے پیچھے کسی غیر احمدی کو نماز پڑھنے سے نہیں روکتے۔ (ہر ایک کا اپنا اپنا مزاج اور سوچ ہوتی ہے۔ اچھا واقعہ ہے۔) میں نے کہا مولوی صاحب خدا فرماتا ہے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى (التوبہ: 113) کہ نبی اور مومنوں کو چاہئے کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت نہ طلب کیا کریں، اگرچہ وہ اُن کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ کیا آپ کے عقائد مشرکانہ نہیں؟ مجھے تو آپ کے عقائد مشرکانہ لگتے ہیں اور یوں بھی مَیں بحیثیت امام اپنے غیر احمدی مقتدی کے لئے کیا دعا کروں گا کہ یا اللہ مجھے بخش اور اس کو بھی بخش دے جو تیرے مسیح کا منکر ہے اور اُسے گالیاں دیتا ہے۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تو حضور ہنس پڑے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 81-82 روایات حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں)

محمد نذیر فاروقی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کئی سال گزرنے کے بعد 1908ء میں خود اپنے گاؤں اور گرد و نواح میں حکیم صاحب کی مخالفت نے زور پکڑا اور ایسی تکالیف رونما ہوئی کہ جن کی تفصیل کے لئے ایک اچھے خاصے وقت کی ضرورت ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار موجب خوشی ہے کہ ہر ایسی تکلیف میں وہ ثابت قدم رہے اور اپنی

بقیہ صفحہ 11 پر

جلسہ سالانہ

دعا کرو کہ ہوں جلسے میں پھر ہمارے حضور
کہ اپنی جان سے بڑھ کر ہمیں ہیں پیارے حضور
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور دلوں کا سرور
کہ ان کی دید سے ہوتے ہیں روح و تن مسرور
گواہی دے گی یہ جرمن کی سر زمیں اک دن
یہی ہیں وقت کے سلطان اور یہی منصور
ستارے چاند کے بن کر رہیں گے ساتھ ہمیش
اندھیری رات میں چمکیں گے بن کے دین کا نور

عبدالجلیل عباد۔ جرمنی

دعائیہ قطعہ

برموقع اختتام جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء

دلوں میں حمد جاری ہے، زباں پر شکر ہے رب کا
خدا نے دن دکھائے پھر، ہر اِک تھا منتظر کب کا
ہمارے پیارے آقا کی عطا ہو عمر میں برکت
ہو اگلے سال مہدی کے حدیقہ میں ملن سب کا

م م محمود

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 11

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتیٔ نوح)

نیکی اور بدی

یاد رکھو کہ صرف ترکِ شر ہی نیکی نہیں ہے۔ نیکی اس میں ہے کہ ترکِ شر کے ساتھ ہی کسبِ خیر بھی ہو۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

نیکی بجالانے کا حکم

- یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ارۡکَعُوۡا وَ اسۡجُدُوۡا وَ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ وَ افۡعَلُوا الۡخَیۡرَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔

(الحج: 78)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

نیکی خواہ ظاہری ہو یا مخفی کا حکم

- اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا۔

(النسآء: 150)

اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپائے رکھو یا کسی برائی سے چشم پوشی کرو تو یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

ظاہر اور باطن گناہوں سے بچو

- وَذَرُوۡا ظَاہِرَ الۡاِثۡمِ وَبَاطِنَہٗ۔

(الانعام: 121)

اور تم گناہ کے ظاہر اور اس کے باطن (دونوں) کو ترک کر دو۔

کبائر گناہ سے بچنے کا حکم

- اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡھَوۡنَ عَنۡہُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ نُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا۔

(النسآء: 32)

اگر تم اُن بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تُم سے تمہاری بدیاں دور کر دیں گے اور ہم تمہیں ایک بڑی عزّت کے مقام میں داخل کریں گے۔

بدی کو نیکی سے دور کرنا

- اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَۃَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ۔

(المؤمنون: 97)

اُس (طریق) سے جو بہترین ہے بدی کو ہٹا دے۔ ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ باتیں بناتے ہیں۔

نیکی میں تعاون اور بدی میں عدم تعاون کا حکم

- وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ۔

(المآئدہ: 3)

اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

ہدایت اور مغفرت کے بدلے، گمراہی اور عذاب مانگنے کی ممانعت

- اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالۡھُدٰی وَ الۡعَذَابَ بِالۡمَغۡفِرَۃِ ۚ فَمَاۤ اَصۡبَرَھُمۡ عَلَی النَّارِ۔

(البقرہ: 176)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی اور مغفرت کے بدلے عذاب۔ پس آگ پر یہ کیا ہی صبر کرنے والے ہوں گے۔

مسابقت فی الخیرات

- وَلِکُلٍّ وِّجۡھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیۡھَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ۔

(البقرہ: 149)

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔

نیکی سے روکنے والے کی سزا

- اَلۡقِیَا فِیۡ جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیۡدٍ۔ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِیۡبٍ۔

(قٓ: 25۔ 26)

(اے سائق اور اے گواہ!) تم دونوں ہر سخت ناشکری کرنے والے (اور حق کے) سخت مُعاند کو جہنّم میں جھونک دو۔ ہر اچھی بات سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے اور شک میں مبتلا کرنے والے کو۔

نیکی اور بدی کی جزا سزا

- فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ۔
- وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

(الزلزال: 8۔ 9)

پس جو کوئی ذرّہ بھر بھی نیکی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرّہ بھر بھی بدی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔

اعلیٰ مقام کے حصول کے لئے عمل صالح کا درس

- لِمِثۡلِ ھٰذَا فَلۡیَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ۔

(الصّآفّات: 62)

پس چاہئے کہ ایسے ہی مقام (کے حصول) کے لئے سب عمل کرنے والے عمل کریں۔

اعمال صالحہ بجالانے والوں کے لئے بشارت کی نوید

وَ بَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ ؕ کُلَّمَا رُزِقُوۡا مِنۡھَا مِنۡ ثَمَرَۃٍ رِّزۡقًا ۙ قَالُوۡا ھٰذَا الَّذِیۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَ اُتُوۡا بِہٖ مُتَشَابِھًا ؕ وَلَھُمۡ فِیۡھَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ ٭ۙ وَّ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ۔

(البقرہ: 26)

اور خوشخبری دے دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جب بھی وہ اُن (باغات) میں سے کوئی پھل بطور رزق دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جاچکا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس محض اس سے ملتا جلتا (رزق) لایا گیا تھا۔ اور ان کے لئے ان (باغات) میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔‘‘

پھر فرمایا: ’’بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔ نماز بھی پڑھی، روزے بھی رکھے، صدقہ خیرات بھی دیا، مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 229-230۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت بھی کرنی ہو گی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہو گا۔ ہمارا کام اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو گا تو ہم اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ ہمیں دنیاوی تاریکی سے نکل کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ وہ ہماری اصلاح کے لئے اپنے فرستادے، اپنے پیارے بھیجتا رہتا ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے بھی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو مانا جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دین کی محبت کے اسلوب سکھائے اور ان پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جنہوں نے ہمیں مخلوق کے حق اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جنہوں نے ہمیں فردی اور اجتماعی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ قومی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ انفرادی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ عملی اور اعتقادی حالتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(خطبہ جمعہ 5/ جون 2015ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 344،346)

ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

خلفائے احمدیت کی تحریکات

بابت سیرت النبیؐ

رسول کریم ﷺ سے محبت وعشق کے اظہار اور آپ کی ناموس کا خیال جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کی رسول کریم ﷺ سے محبت ہر کس ناکس سے ڈھکی چھپی نہیں اور آپ نے اپنی جماعت میں بھی اس محبت اور عشق کے جذبات کو تحریری وزبانی، نثر اور نظم ہر طور پر جاگزیں کرنے کے لئے سعی فرمائی۔انہی جذبات کو افرادِ جماعت میں راسخ کرنے کے لئے آپ کے خلفاء نے بھی ہر زمانہ میں یہ کوشش فرمائی کہ بنی نوع کا اپنے آقا ﷺ سے محبت وعشق کا گہرا رشتہ پیدا ہو جائے۔اسی لئے انہوں نے مخالفین کی مخفی وظاہری کارروائیوں کے جواب میں مختلف حکمت عملی بطور تحریک بھی پیش فرمائی۔جن میں سے چند کا تذکرہ مقصود ہے۔

تحفظ ناموس رسالت کی تحریک

خلافت ثانیہ میں بعض بدزبان اور دریدہ دہن آریہ ہمارے پیارے آقا کی ذات بابرکات پر خاص طور پر حملے کر رہے تھے۔آریہ سماج کے ممبر راجپال نام کے ایک شخص نے ’’رنگیلا رسول‘‘ نامی کتاب شائع کی جس میں آنحضور ﷺ کی نسبت نہایت درجہ دلخراش اور اشتعال انگیز باتیں شامل تھیں۔اس کتاب کے خلاف ایک حکومتی مقدمہ قائم ہوا جو ابھی زیرِ سماعت تھا کہ امرتسر کے ہندو رسالہ ’’ورتمان‘‘ نے بھی مئی 1927ء کے شمارہ میں ایک بے حد دلآزار مضمون شائع کیا۔اشتعال انگیز مضمون کے سامنے آتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک پوسٹر شائع فرمایا جس کا عنوان تھا۔’’رسول کریم کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہوں گے‘‘۔جس میں حضور نے نہایت جلالی پُرشوکت انداز میں تحریر فرمایا:

’’ہماری جنگل کے درندوں اور بن کے سانپوں سے صلح ہو سکتی ہے لیکن ان لوگوں سے ہرگز نہیں ہو سکتی جو رسول کریم ﷺ کو گالیاں دینے والے ہیں۔بیشک وہ قانون کی پناہ میں جو کچھ چاہیں کرلیں۔۔۔جس قدر چاہیں ہمارے رسول ﷺ کو گالیاں دے لیں۔لیکن وہ یاد رکھیں کہ گورنمنٹ کے قانون سے بالا ایک اور قانون بھی ہے اور وہ خدا کا بنایا ہوا قانون فطرت ہے وہ اپنی طاقت کی بناء پر گورنمنٹ کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہیں لیکن قانون قدرت کی زد سے نہیں بچ سکتے اور قانون قدرت کا یہ اٹل اصل پورا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس کی ذات سے ہمیں محبت ہوئی ہے اسے برا بھلا کہنے کے بعد کوئی شخص ہم سے محبت اور صلح کی توقع نہیں رکھ سکتا‘‘۔

پھر تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اے بھائیو! میں دردمند دل سے پھر آپ کو کہتا ہوں کہ بہادر وہ نہیں جو لڑ پڑتا ہے جو لڑ پڑتا ہے وہ بزدل ہے کیونکہ وہ اپنے نفس سے دب گیا ہے بہادر وہ ہے جو ایک مستقل ارادہ کرلیتا ہے اور جب تک اس کو پورا نہ کرلے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔پس اسلام کی ترقی کے لئے اپنے دل میں تینوں باتوں کا عہد کرلو۔

اول یہ کہ آپ خشیت اللہ سے کام لیں گے اور دین کو بے پرواہی کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔دوسرے یہ کہ آپ تبلیغ اسلام سے پوری دلچسپی لیں گے اور اس کام کے لئے اپنی جان اور اپنے مال کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور تیسرے یہ کہ آپ مسلمانوں کو تمدنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کے لئے پوری کوشش کریں گے اور اس وقت تک بس نہیں کریں گے جب تک کہ مسلمان اس کچل دینے والی غلامی سے بکلی آزاد نہ ہو جائیں اور جب آپ یہ عہد کرلیں تو پھر ساتھ ہی اس کے مطابق اپنی زندگی بھی بسر کرنے لگیں۔یہی وہ سچا اور حقیقی بدلہ ہے ان گالیوں کا جو اس وقت بعض ہندو مصنفین کی طرف سے رسول کریم ﷺ فِدَاہُ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ کو دی جاتی ہیں اور یہی وہ سچا اور حقیقی علاج ہے جس سے بغیر فساد اور بدامنی پیدا کرنے کے مسلمان خود طاقت پکڑ سکتے ہیں اور دوسروں کی مدد کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں ورنہ اس وقت تو وہ نہ اپنے کام کے ہیں نہ دوسرے کے کام کے اور وہ قوم ہے بھی کس کام کی جو اپنے سب سے پیارے رسول کی عزت کی حفاظت کے لئے حقیقی قربانی نہیں کر سکتی؟

کیا کوئی دردمند دل ہے جو اس آواز پر لبیک کہہ کر اپنے علاقہ کی درستی کی طرف توجہ کرے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو‘‘۔

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 552-556)

اس مقدمہ کے سبب ہندوستان کے مسلمانوں کے اشتعالی جذبات اور فساد فی الارض کے خطرہ پیدا ہوا تو حضورؓ نے کامیاب حکمتِ عملی سے مسلمانان ہند اور انگریز حکومت میں کوئی تصادم نہ ہوا۔

سیرت النبیؐ کے جلسوں اور سیرت نگاری کی تحریک

سال 1928ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھوں سیرت النبیؐ کے جلسوں کی بنیاد رکھی گئی۔یہ تحریک ہندوستان سے نکل کر اب ایک عالمگیر تحریک کی صورت اختیار کر گئی ہے۔حضورؓ فرماتے ہیں:

’’لوگوں کو آپ ﷺ پر حملہ کرنے کی جرأت اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔یا اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں دوسرے لوگ ناواقف ہیں اور اس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے حالات زندگی اور آپ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے اور کسی کو آپ کے متعلق زبان درازی کرنے کی جرأت نہ رہے جب کوئی حملہ کرتا ہے تو یہی سمجھ کر کہ دفاع کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔واقف کے سامنے اس لئے کوئی حملہ نہیں کرتا کہ وہ دفاع کردے گا۔پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیرمسلموں کو رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے تاکہ سارے ملک میں شور مچ جائے اور غافل لوگ بیدار ہو جائیں‘‘۔

(الفضل 10 جنوری 1928ء خطبات محمود جلد 11 صفحہ 271-272)

جس کے بعد ایک مضبوط سکیم کے تحت ہندوستان بھر میں عظیم الشان جلسوں کا انعقاد حضرت مصلح موعودؓ کا ایک نہایت عظیم اور شاندار کارنامہ ہے۔

یوم پیشوایان مذاہب کی بنیاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مذہبی نفرت و حقارت اور کشیدگی کم کرنے کے لئے 1928ء میں سیرت النبیؐ کے مبارک جلسوں کی بنیاد رکھی جو عوامی فضا کو درست کرنے اور مسلم و غیرمسلم حلقوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں بہت ممد ومعاون ثابت ہوئی۔اس سلسلہ میں حضور نے دوسرا قدم قیام امن واتحاد عالم کے لئے یہ اٹھایا کہ اپریل 1939ء کی جماعتی مجلس شوریٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دیرینہ خواہش کے مدنظر آئندہ کے لئے پیشوایان مذاہب کی سیرت بیان کرنے کے لئے بھی سال میں ایک دن مقرر فرمادیا اور ہدایت فرمائی کہ اس دن تمام لوگوں کو دعوت دی جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں یا اپنے بانی مذہب کے حالات اس موقع پر بیان کریں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1939ء صفحہ 95-96)

اس فیصلہ کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا بھر میں پہلا یوم پیشوایان مذاہب نہایت جوش وخروش سے 3دسمبر 1939ء کو منایا گیا اور بہت سے غیرمسلم معززین نے ان جلسوں میں شمولیت کی اور بعض جگہ تو خود غیرمسلموں نے جلسوں کا انتظام کیا اور اشتہار وغیرہ شائع کرائے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس جلسہ کی بناء رکھ کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

(رپورٹ سالانہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ 1940-41ء صفحہ 167)

غرض یہ جلسے ہر طرح کامیاب رہے اور آئندہ کے لئے ’’جلسہ سیرت النبیؐ‘‘ کی طرح ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ان کا انعقاد ہونے لگا۔جو اب تک کامیابی سے جاری ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دینے کی تحریک

حضور نے خطبہ جمعہ 11فروری میں اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

آج کل بھی بعض لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے بارے میں بعض کتابیں لکھی ہیں اور وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔اسلام کے بارے میں، اسلام کی تعلیم کے بارے میں یا آپ کی ذات کے بارے میں بعض مضامین انٹرنیٹ یا اخبارات میں بھی آ رہے ہیں، کتب بھی لکھی گئی ہیں۔ایک خاتون مسلمان بن کے ان سائیڈ سٹوری (Inside Story) بتانے والی بھی آجکل کینیڈا میں ہیں۔جب احمدی اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ آؤ بات کرو تو بات نہیں کرتی اور دوسروں سے ویسے اپنے طور پر جو مرضی گند پھیلا رہی ہے۔تو بہرحال آج کل پھر یہ مہم ہے۔ہر احمدی کو اس بات پہ نظر

رکھنی چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپؐ کی سیرت کے ہر پہلو کو دکھایا جائے اور بیان کیا جائے، اظہار کیا جائے۔ ...... بلکہ مستقل ایسے الزامات جو آپؐ کی پاک ذات پر لگائے جاتے ہیں ان کا ذکر کرکے کے لئے، آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں ان اعتراضات کو سامنے رکھ کر آپؐ کی سیرت کے روشن پہلو دکھائے جا سکتے ہیں۔ کوئی بھی اعتراض ایسا نہیں جس کا جواب موجود نہ ہو۔ جن جن ملکوں میں ایسا بیہودہ لٹریچر شائع ہوا ہے یا اخباروں میں ہے یا ویسے آتے ہیں وہاں کی جماعت کا کام ہے کہ اس کو دیکھیں اور براہ راست اگر کسی بات کے جواب دینے کی ضرورت ہے یعنی اس اعتراض کے جواب میں، تو پھر وہ جواب اگر لکھنا ہے تو پہلے مرکز کو دکھائیں۔ نہیں تو جیسا کہ میں نے کہا سیرت کا بیان تو ہر وقت جاری رہنا چاہئے۔ یہاں بھجوائیں تاکہ یہاں بھی اس کا جائزہ لیا جا سکے اور اگر اس کے جواب دینے کی ضرورت ہو تو دیا جائے۔ جماعت کے افراد میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں جس طرح میں نے کہا مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں۔ ہر ایک کے بھی علم میں آئے۔ نئے شامل ہونے والوں کو بھی اور نئے بچوں کو بھی۔ تاکہ خاص طور پر نوجوانوں میں، کیونکہ جب کالج کی عمر میں جاتے ہیں تو زیادہ اثر پڑتے ہیں۔ تو جب یہ باتیں سنیں تو نوجوان بھی جواب دے سکیں۔ پھر یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ تاکہ دنیا کو یہ بتا سکیں کہ یہ پاک تبدیلیاں آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ہیں جو چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اسی طرح تازہ ہے۔‘‘

(الفضل 14جون 2005ء)

سیرت النبی ﷺ پر مضامین اور خطوط کی پہلی تحریک

اسی ضمن میں حضور نے خطبہ جمعہ 18فروری 2005ء میں فرمایا:

ہر حال ایسے لوگ جو یہ لغویات، فضولیات اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے گزشتہ ہفتے بھی میں نے کہا تھا کہ جماعتوں کو انتظام کرنا چاہئے۔ مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پر نظر رکھیں کیونکہ لڑکوں، نوجوانوں کی آج کل انٹرنیٹ اور اخباروں پر توجہ ہوتی ہے، دیکھتے بھی رہتے ہیں اور ان کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ نظر رکھیں اور جواب دیں۔ اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100 ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے لکھے ہوں جو دین کا علم رکھتے ہوں۔ اور اسی طرح لجنہ اپنی 100 نوجوان بچیاں تلاش کرکے ٹیم بنائیں جو ایسے مضمون لکھنے والوں کے جواب مختصر خطوط کی صورت میں ان اخبارات کو بھجیں جن میں ایسے مضمون آتے ہیں یا خطوط آتے ہیں۔

آج کل پھر اخباروں میں مذہبی آزادی کے اوپر ایک بات چیت چل رہی ہے۔ اسی طرح دوسرے ملکوں میں بھی جہاں جہاں یہ اعتراضات ہوتے ہیں۔ وہاں بھی اخباروں میں یا انٹرنیٹ پر خطوط کی صورت میں لکھے جا سکتے ہیں۔ یہ خطوط گو ذیلی تنظیموں کے مرکزی انتظام کے تحت ہوں گے لیکن یہ ایک ٹیم کی Effort نہیں ہوگی بلکہ لوگ اکٹھے کرنے ہیں۔ انفرادی طور پر ہر شخص خط لکھے یعنی 100 خدام اگر جواب دیں گے تو اپنے اپنے انداز میں۔ خط کی صورت میں کوئی تاریخی، واقعاتی گواہی دے رہا ہوگا اور کوئی قرآن کی گواہی بیان کرکے جواب دے رہا ہوگا۔ اس طرح کے مختلف قسم کے خط جائیں گے تو اسلام کی ایک تصویر واضح ہوگی۔ ایک حسن ابھرے گا اور لوگوں کو بھی پتہ لگے گا کہ یہ لوگ کس حسن کو اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سے ماند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(الفضل 21جون 2005ء)

سیرت النبی ﷺ پر مضامین اور خطوط کی دوسری تحریک

2005ء کے آخر میں ڈنمارک اور دیگر یورپی ملکوں میں رسول کریم ﷺ کے متعلق ناپاک کارٹون شائع کئے گئے جس پر عالم اسلام میں شدید ردعمل ہوا۔ اور 2006ء کے شروع میں پُرتشدد ہنگامے شروع ہو گئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10فروری 2006ء سے خطبات کا سلسلہ شروع کیا جس میں اسلام اور رسول کریم ﷺ کے خلاف سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے صحیح ردعمل کے لئے عالم اسلام کی راہنمائی کی۔ جماعت نے اس سلسلہ میں ماضی میں اور حالیہ واقعات پر جو خدمات سرانجام دیں ان کا تذکرہ کیا اور احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہ وہ پوری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے آشنا کریں اور قلم اور زبان سے آپ کی شان کو دنیا میں اجاگر کریں۔ چنانچہ خطبہ جمعہ 10فروری 2006ء میں فرمایا:

’’خلافت رابعہ کا دور تھا جب رُشدی نے بڑی توہین آمیز کتاب لکھی تھی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبات بھی دیئے تھے اور ایک کتاب بھی لکھوائی تھی۔ پھر جس طرح کہ میں نے کہا یہ حرکتیں ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ سال کے شروع میں بھی اس طرح کا ایک مضمون آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں۔ اس وقت بھی میں نے جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی توجہ دلائی تھی کہ مضامین لکھیں خطوط لکھیں، رابطے وسیع کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی خوبیاں اور ان کے محاسن بیان کریں۔ تو یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حسین پہلوؤں کو دنیا کو دکھانے کا سوال ہے یہ توڑ پھوڑ سے تو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس لئے اگر ہر طبقے کے احمدی ہر ملک میں دوسرے پڑھے لکھے اور سمجھدار مسلمانوں کو بھی شامل کریں کہ تم بھی اس طرح پُرامن طور پر یہ ردّعمل ظاہر کرو اپنے رابطے بڑھاؤ اور لکھو تو ہر ملک میں ہر طبقے میں اتمام حجت ہو جائے گی اور پھر جو کرے گا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

(الفضل 7؍اپریل 2006ء)

صحافت کے ذریعہ جواب دینے کی تحریک

حضور نے اسی خطبہ جمعہ میں فرمایا:

ہر ملک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ ..... پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ اخباروں میں بھی کثرت سے لکھیں۔ اخباروں کو، لکھنے والوں کو سیرت پر کتابیں بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔

پھر یہ بھی ایک تجویز ہے آئندہ کے لئے، یہ بھی جماعت کو پلان (Plan) کرنا چاہئے کہ نوجوان جرنلزم (Journalism) میں زیادہ سے زیادہ جانے کی کوشش کریں جن کو اس طرف زیادہ دلچسپی ہو تاکہ اخباروں کے اندر بھی ان جگہوں پر بھی، ان لوگوں کے ساتھ بھی ہمارا نفوذ رہے۔ کیونکہ یہ حرکتیں وقتاً فوقتاً اٹھتی رہتی ہیں۔ اگر میڈیا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وسیع تعلق قائم ہوگا تو ان چیزوں کو روکا جا سکتا ہے، ان بیہودہ حرکات کو روکا جا سکتا ہے۔ اگر پھر بھی اس کے بعد کوئی ڈھٹائی دکھاتا ہے تو پھر ایسے لوگ اس زمرے میں آتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی۔

...... آپ میں سے ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر جوان، ہر مرد اور ہر عورت بیہودہ کارٹون شائع ہونے کے ردّعمل کے طور پر اپنے آپ کو ایسی آگ لگانے والوں میں شامل کریں جو کبھی نہ بجھنے والی آگ ہو، جو کسی ملک کے جھنڈے یا جائیدادوں کو لگانے والی آگ نہ ہو جو چند منٹوں میں یا چند گھنٹوں میں بجھ جائے۔ ..... ہماری آگ تو ایسی ہونی چاہئے جو ہمیشہ لگی رہنے والی آگ ہو۔ وہ آگ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی آگ جو آپؐ کے اسوہ کو اپنانے اور دنیا کو دکھانے کی آگ ہو۔ جو آپ کے دلوں اور سینوں میں لگے تو پھر لگی رہے۔ یہ آگ ایسی ہو جو دعاؤں میں بھی ڈھلے اور اس کے شعلے ہر دم آسمان تک پہنچتے رہیں۔ پس یہ آگ ہے جو ہر احمدی نے اپنے دل میں لگانی ہے اور اپنے درد کو دعاؤں میں ڈھالنا ہے۔ لیکن اس کے لئے پھر وسیلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بننا ہے۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھینچنے کے لئے، دنیا کی لغویات سے بچنے کے لئے، اس قسم کے جو فتنے اٹھتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کے لئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود بھیجنا چاہئے۔ کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ اس پُرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کے لئے اپنی نسلوں کو احمدیت اور اسلام پر قائم رکھنے کے لئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ... (الاحزاب:57) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

پس جہاں ایسے وقت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی مچا ہوا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ پر دُرود بھیجتے ہوں گے، بھیج رہے ہوں گے، بھیج رہے ہیں۔ ہمارا بھی کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور امام الزمان کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود و صدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اٹھے اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔ یہ ہے اس پیار اور محبت کا اظہار جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہونا چاہئے اور آپؐ کی آل سے ہونا چاہئے۔

(الفضل 7؍اپریل 2006ء)

مریم رحمان

جلسہ سالانہ ربوہ کی چند خوبصورت یادیں

انسان کا اپنے بچپن سے خاص تعلق ہوتا ہے۔بچپن کے یہ رنگ اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ یہ زندگی کے آخری لمحوں تک آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔میرے بچپن کی یادوں میں سے سب سے خوبصورت اور روشن یادیں ”جلسہ سالانہ ربوہ“ کی ہیں۔1983ء تک سرزمینِ ربوہ نے خوب خوب برکتیں سمیٹیں۔پھر خدا تعالیٰ نے یہ خوش بختی سرزمینِ انگلستان کے نصیب میں لکھ دی، جس پر اہلِ انگلستان خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

1984ء سے ربوہ کی زمین ہر سال دسمبر میں اس جلسہ کی آمد کا انتظار کرتی ہے۔مگر یہ دسمبر بھی ہر سال خاموشی سے ایسے ہی گزر جاتا ہے۔ہاں مگر سب کی دعاؤں میں ضرور زور آجاتا ہے۔خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مناجات پیش کی جاتی ہیں۔اور دل سے یہ صدا نکلتی ہے:

ہے قادرِ مطلق یار میرا
تم میرے یار کو آنے دو

حضرت مسیحِ موعودؑ نے 27دسمبر 1891ء کو جماعت کے اندر محبتِ الٰہی، محبتِ رسول ﷺ پیدا کرنے کے لئے اور ان کی تعلیم و تربیت، آپس میں باہمی ہمدردی اور اخوت، تبلیغ، ترقیٔ ایمان کے لئے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعتِ احمدیہ کی صداقت کا ایک ثبوت ہے کہ مسجدِ اقصیٰ قادیان میں منعقد ہونے والا ایک چھوٹا سا جلسہ (جس میں محض 75 مخلصین شامل ہوئے تھے) کا سلسلہ اب دنیا کے بہت سارے ممالک میں پھیل چکا ہے۔

تو دن رات کی اس گردش میں زندگی کی یادداشتوں میں، جلسہ سالانہ ربوہ کی چند اجلی یادیں دیکھتے ہیں۔

پورا سال ربوہ کے باسی ان تین دنوں کا انتظار کرتے تھے۔گویا اس پیاری، مقدس بستی کے ذرے ذرے میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی تھی۔گویا رنگ و نور کی برسات ہو جیسے۔ایک ایک فرد کے چہرے پر ایک خاص جذبہ اور خوشی نظر آتی تھی۔ربوہ کو خوب سجایا جاتا۔گھروں میں عجیب گھماں گھمی اور رونق نظر آتی تو بازار بھی خوب سنور جاتے۔فرائی مچھلی، منان آئس کریم، سفید اور گلابی رنگ کی cotton candy، خاص الخاص مٹھائیاں، جلیبی سموسہ اور برفی، گلاب جامن اور گاجر کے حلوے کی مہک پورے بازار میں چھائی ہوتی۔

ربوہ کی فضاؤں میں گونجنے والی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، نعرۂ تکبیر، اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً، درود شریف (صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ) کی صدائیں آج بھی کانوں میں سنائی دیتی ہیں۔

آج 36، 37سال گزر گئے ان صداؤں کا طلسم ابھی تک اسی طرح قائم ہے۔

اصلاح نفس و نیکیوں کا موسم

حضرت مسیحِ موعودؑ نے جلسہ کے بیان فرمودہ اغراض و مقاصد میں سب سے پہلا مقصد یہ بیان فرمایا ہے:

”تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو، اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ پاک ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

حضرت مسیح و مہدی موعود علیہ السلام نے 1893ء میں جلسہ سالانہ کی عظیم الشان اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا:

ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لیے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع او راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لیے سرگرمی اختیار کریں۔

(شہادت القرآن صفحہ 98 طبع اول)

ان مبارک کلمات میں جن کے الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہیں جماعت احمدیہ کے مرکزی جلسہ کے مندرجہ ذیل چودہ (14) مقاصد بیان کیے گئے ہیں:

(1) ملاقات (2) فکر معاد (3) خوفِ خدا (4) زہد (5) تقویٰ (6) خدا ترسی (7) پرہیز گاری (8) نرم دلی (9) باہم محبت (10) مواخات (11) انکسار (12) تواضع (13) راست بازی (14) دینی مہمات میں سرگرمی۔

جلسہ کے ایام کے حضرت خلیفۃ المسیح کے ایمان افروز خطابات، نمازِ تہجد کا خصوصی اہتمام، باجماعت نماز کی سعادتیں، نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں، درود شریف کی صدائیں، علماء احمدیت کی تقاریر، ذکرِ الٰہی میں گزرتے شب و روز ہر احمدی کے ایمان اور یقین کو بڑھاتے چلے جاتے۔دلوں میں لگے گناہوں اور کمزوریوں کے زنگ دھلتے چلے جاتے۔

یہ تین دن بھی عجیب دن ہوتے تھے۔لگتا تھا ربوہ میں کوئی نئی ہی دنیا آباد ہوگئی ہے جہاں حضرت مسیحِ موعوؑ کے ارشاد کے مطابق اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ پاک ﷺ کی محبت کے حسین رنگ ہی نظر آتے تھے۔

خوشیوں، باہمی اخوت و اخلاص کا موسم

حضرت مسیحِ موعودؑ کے اس ارشاد کے مطابق کہ

”تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے خشکی اور نفاق اور اجنبیت کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ رب العزت کوشش کی جائے“۔

”جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں گزشتہ سال داخل ہوئے ہیں پرانے بھائی ان کا منہ دیکھ لیں اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہو“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

یہ جلسہ کے دن بھی مسرتوں خوشیوں کے دن بن جاتے۔جہاں اخلاص و وفا، سادگی و قناعت، اخوت و بھائی چارہ، مہمان نوازی، احسان واپنائیت، شوق و جذبہ، وسعتِ قلبی کے سارے رنگ نظر آتے تھے۔

اہلِ ربوہ کے دلوں کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ خواتین سارا سال بچت کرتی تھیں اور کچھ رقم بچا کر رکھتی تھیں کہ دسمبر میں حضرت مسیحِ موعودؑ کے مہمانوں کی بہترین رنگ میں خدمت کرسکیں (حالانکہ اس وقت اتنی مالی کشائش نہیں ہوتی تھی، محدود آمدنی ہوتی تھی مگر وقف کی برکت سے سارے کام احسن رنگ میں انجام پاتے اور گھروں میں ڈھیروں سکون ہوتا تھا)۔مہمان نوازی ان دنوں میں اپنی انتہاء کو پہنچی ہوتی تھی۔

میری والدہ کی وفات پر 2011ء میں میرے ایک عزیز نے مجھے بتایا کہ جلسہ سالانہ پر ہم رات کا کھانا آپ کے گھر کھایا کرتے تھے تو یہ 1980ء کی دہائی کے شروع سالوں کی بات ہے کہ ایک جلسہ سالانہ پر ہمیں آپ کے گھر روز مرغیاں دانا کھاتی ہوئی نظر آتی تھیں۔جلسہ کے اختتام پر وہ نظر نہ آئیں۔میں نے آپ کی امی سے پوچھا کہ ”خالہ وہ مرغیاں کہاں گئی ہیں؟“۔آپ کی امی نے جواب دیا ”وہ تو ساری میں نے آپ سب کو کھلا دی ہیں“۔

لنگر خانے سے آنے والی چھوٹی بالٹیوں میں دال اور آلو گوشت کو کون بھول سکتا ہے۔یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور حضرت مسیحِ موعودؑ کی دعاؤں کا اثر ہے کہ لنگر خانہ کے آلو گوشت اور دال کے سامنے آج ملکوں ملکوں کے بہترین کھانے ہیچ لگتے ہیں۔

ان دنوں نازک مزاج رشتہ داروں کے لئے جمال بیکری کی مزے دار milky bread، میٹھے bun، بسکٹ (جو آج کل کے sooper بسکٹ سے ملتے جلتے ہیں) کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ پھر ان دنوں میں رات کو مونگ پھلی، ریوڑی, ابلے ہوئے گرم گرم دیسی انڈے, چائے، قہوہ کا دور بھی چلتا تھا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کی یادوں میں ایک نہ بھولنے بقیہ صفحہ 12 پر

ڈاکٹر نصیر احمد۔ ویلز برطانیہ

نارووال سے ربوہ تک۔ اسپیشل ٹرین

مجھے لکھنے کا سلیقہ تو نہیں مگر دل سے اٹھی آواز کو بہت اختصار کے ساتھ ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

جلسہ کے لئے سفر اختیار کرنے والوں کے لئے دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہر یک صاحب جو اِس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذُوالْمَجْدِ وَالْعَطَاءِ اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 342)

فرمایا:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچیریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے، اور خدا تعالیٰ اس اُمتِ وَسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا، وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 341 تا 342)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی اور پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ 27/دسمبر 1891ء کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوا۔ جس میں 75 خوش قسمت مخلصین سلسلہ نے شرکت کی۔ (جو بہت دور دراز علاقوں سے بھی آئے) پھر ایک اشتہار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری جماعت کو اطلاع دی کہ ہر سال 27،28،29 دسمبر کی تاریخوں میں جلسہ منعقد ہوا کرے گا۔ یہ سلسلہ تقسیم ہند تک جاری رہا۔ 1949ء کو نئے مرکز ربوہ میں 15/اپریل تا 17/اپریل جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ 1966ء کو رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ 26 تا 28/مارچ 1967ء ربوہ میں منعقد ہوا۔ اسی طرح 1967ء کا جلسہ 11 تا 13/جنوری 1968ء منعقد ہوا۔ پھر 1968ء میں دسمبر میں 26 تا 28/دسمبر منعقد ہوا۔ گویا اس سال 2 مرتبہ جلسہ منعقد ہوا۔ پھر جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر ہی ہوتا تھا، پھر 1971ء میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان ہونے والی جنگ کے باعث جلسہ سالانہ نہیں ہوسکا۔ 1983ء تک ربوہ میں سالانہ جلسے ہوتے رہے۔ 1984ء میں ایک ظالمانہ آرڈیننس کی وجہ سے ربوہ میں جلسہ منعقد نہ ہوسکا۔ 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ہجرت کے بعد 1985ء سے برطانیہ میں جلسے منعقد ہونا شروع ہو گئے۔ 2001ء میں جرمنی میں پہلا عالمی جلسہ من ہائم (Mannheim) کے مقام پر ہوا۔ اب تو کئی سالوں سے اکثر ممالک میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے جلسہ سالانہ ہوتے ہیں، ایک بند تو سو کھلے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

جماعت احمدیہ مسلمہ کے سالانہ جلسہ کا سفر شروع سے کٹھن راستوں اور طویل سفروں کی ایک دلگداز، پرعزم اور عقیدت مندانہ داستان رہا ہے۔ تقسیم ہند سے قبل قادیان جاتے تو بھی لمبے سفر طے کر کے جاتے تھے۔ قادیان جلسہ سالانہ پر ضلع سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ یا دیگر علاقوں سے لوگ قادیان جاتے تو بہت سے لوگ بدوملہی سے ہی گزر کر جاتے تھے۔ بدوملہی سے رعیہ اور کچھ لوگ راوی دریا یہاں سے کراس کرتے) کچھ لوگ شکر گڑھ کے قریب ڈیرا بابا نانک کے پل کے راستے جاتے۔ جلسہ کا سفر ہر ایک کے لیے ولولہ اور عقیدت مندانہ جذبات کا حامل ہوتا ہے۔

جلسہ پر جانے والے مہمانوں کی ضیافت

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب جرمنی کا ایک بیان درج کرنا چاہتا ہوں:

’’تقسیم ہند سے پہلے لوگ دور نزدیک سے میلوں کا سفر پیدل طے کر کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوتے تھے۔ میرے والد صاحب اکثر بتایا کرتے تھے کہ ہم کچھ احمدی اکٹھے ہو کر داتہ زید کا (سیالکوٹ) سے بدوملہی اور پھر وہاں سے دریائے راوی کو جو سردیوں میں خشک ہو جاتا تھا اور کہیں کہیں تھوڑا پانی کھڑا ہوتا تھا عبور کر کے بستی بستی گزر کر قادیان جلسہ پر پہنچا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دعا کا ایک واقعہ جو اس سفر کے دوران ہر سال سُنتے، بڑے مزے سے سنایا کرتے تھے کہ جب ہم ایک جگہ سے گزرتے تو وہاں ایک سکھ صاحب بیٹھے ہوتے تھے۔ ساتھ ہی ان کے کھیت تھے جہاں سے گنا کاٹ کر بیلنے پر اس کا رس نکالا جا رہا ہوتا تھا اور وہ جلسہ پر جانے والے ہر مہمان کو کہتے گنے کا رس پی کر جائیں۔ ایک دفعہ ان سے پوچھا گیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ تو بتایا کہ میرے والد صاحب کے ہاں اولاد نہیں تھی جبکہ شادی کو ایک لمبا عرصہ گزر چکا تھا۔ کسی نے میرے والد صاحب کو کہا کہ تم قادیان والے مرزا صاحب کے پاس جاؤ اور ان سے دعا کرواؤ تو اللہ تمہیں اولاد دے گا۔ چنانچہ میرے والد صاحب مرزا صاحب کے پاس قادیان گئے اور دعا کے لئے کہا۔ مرزا صاحب نے دعا کا وعدہ کیا اور فرمایا میرا اللہ تمہیں اولاد عطا فرمائے گا۔ چنانچہ مرزا صاحب کی دعا قبول ہوئی اور اللہ نے میرے والد کو بیٹا دیا۔ اور وہ بیٹا میں ہوں۔ میں مرزا صاحب کی دعا سے پیدا ہوا۔ اب میرا اتنا تو فرض بنتا ہے کہ میں ان کے مریدوں کی یہ تھوڑی سی خدمت کروں۔‘‘

جلسہ سالانہ ربوہ کا سفر

جلسہ سالانہ ربوہ جہاں منفرد روحانی جوش و ولولہ رکھتا تھا، وہاں عارضی رہائش گاہوں میں رہنا بھی سیون اسٹار ہوٹل سے بڑھ کر لگتا تھا مصروف راستوں پہ صبرو تحمل مثالی ہوتا۔ عبادات میں انہماک و تضرع۔ کھانوں کا اعلیٰ روایتی معیار و ذائقہ۔ کٹھن راستوں کا طویل سفر تھکان سے بالاتر ہوتا۔ سفر اختیار کرتے وقت ہر ایک کے دل میں خیال آتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بن رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

نارووال اسپیشل ٹرین

پاکستان کے سب علاقوں سے ہی جلسہ ربوہ کیلئے اسپیشل ٹرینیں چلتی تھیں، مگر نارووال اسپیشل ٹرین، میرے خیال میں سب سے بڑی ٹرین تھی۔ اس ٹرین کو سجایا جاتا تھا، مسافروں کی یعنی عازمین جلسہ سالانہ کی ضروریات کے لیے ہر طرح کا خیال رکھا جاتا تھا، یہ سب کام بھی ایک منظم طریق سے قائد خدام الاحمدیہ ’’بدوملہی‘‘ کے ذمہ ہوتا تھا۔ جن کو امرائے حلقہ جات کی معاونت بھی حاصل ہوتی تھی۔

ٹرین کے درمیان میں انتظامیہ کیلئے کمپارٹمنٹ ہوتا تھا جس سے لاؤڈ اسپیکر اور دوسرے انتظام کنٹرول کیے جاتے تھے۔ جو میرے والد حکیم محمد امین صاحب مرحوم کے سپرد ہوتے تھے۔ وہی جھنڈیوں، قمقموں اور بینرز سے سجا کر اس کمپارٹمنٹ میں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کرتے۔ شام ہوتی تو ٹرین کے آرائشی قمقمے اور روشن لڑیاں جنریٹر سے منسلک کر دیئے جاتے۔ ابا جان اور مستعد خدام نے ایک سٹیشن پہ 4 بوگیوں کو کنیکٹ کیا تو اگلے پہ چار کو، ساتھ ٹرین کا عملہ بھی تعاون کرتا تھا۔

میرے تایا ڈاکٹر لطیف احمد صاحب، خواجہ مسعود احمد صاحب، امانت اللہ صاحب نجم اور سب سے بڑھ کر ہمارے صدر جماعت نیک سیرت عبد الغنی صاحب مرحوم، ماسٹر غلام احمد صاحب مرحوم سیکرٹری امور عامہ سفر میں کنٹرول اور ٹرین کیلئے ریلوے حکام کے ساتھ بھی روابط میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ ضلع سیالکوٹ (تب ضلع نارووال بھی ضلع سیالکوٹ کا حصہ تھا) کے کچھ امرائے حلقہ بدوملہی سمیت باری باری سفر کے امراء قافلہ بنتے تھے۔ منتظمین ٹرین، خدمت خلق کے کارکنان اور مقرر کئے گئے عہدیداران کی اطاعت کی جاتی۔

ٹرین میں اعلانات ہوتے، نعرے لگتے، نظموں کے مطالبے کہ فلاں نظم فلاں پڑھے۔ نظم پڑھنے والوں میں ایک اچھی آواز عبد القدوس قمر صاحب کی تھی۔ جنہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اسپیشل نارووال ٹرین کے اہم کردار تھے۔

جب سکھیکی، چوہڑ کانا (فاروق آباد)، چنیوٹ جیسے اسٹیشن آتے تو گالی

گلوچ اور پتھر برسانے والے وہاں پہنچے ہوتے۔تب لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کیا جاتا کہ کھڑکیاں بند کی جائیں اور محمد ﷺ کے پیروکار صبر سے اس مرحلے سے گزر جاتے۔

ٹرین میں نہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس ہوتی، نہ کھانے کا کمپارٹمنٹ اور نہ کوئی اسپیشل سہولت، سب کیلئے ایک جیسی سیٹیں، سیٹ ملے نہ ملے ٹرین میں فرش پہ بھی بے شمار بیٹھے ہوتے تھے۔مگر سب خوش، مطمئن اور پر جوش برکات کے حصول کے مبارک للٰہی سفر میں شریک۔

یہ ٹرین نارووال سے، شاہدرہ باغ جنکشن، پھر شیخوپورہ، سکھیکی، چوہڑ کانا (فاروق آباد) سے لمبے روٹ پہ سانگلہ ہل، چک جھمرہ جنکشن سے ہوتی ہوئی رات نو بجے کے قریب چنیوٹ کی طرف مڑتی، پھر ربوہ پہنچتی تھی۔

مبارک للٰہی سفر کا آغاز عبادات سے

نارووال مسجد میں بھی ایک دن پہلے ہی شکر گڑھ، ظفروال اور قلعہ احمد آباد کے علاقوں سے احمدی پہنچے ہوتے۔ گھٹیالیاں، داتہ زید کا، تلونڈی بھنڈراں، بھوڈی، تلواڑہ، عہدی پور، کوٹ گھمن، دھرگ میانہ، خانہ میانوالی، کھوکھوالی، قلعہ کالروالہ کے علاقہ کی جماعتوں کا رات کو بدوملہی مسجد میں اجتماع ہوتا۔لنگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت آغاز ہو جاتا۔صبح تہجد، فجر، درس اور ناشتہ کے بعد اسٹیشن کو روانگی ہوتی۔

سب مسافر صبح نو بجے سے قبل بدوملہی اسٹیشن پہ پہنچ جاتے، مقامی خدام مدد کرتے تھے۔ مسافروں کی کثیر تعداد ہونے کی وجہ سے، خدام کو ٹکٹ خریدنے کیلئے ڈیوٹی پہ تعین کیا جاتا تھا اور کئی دلچسپ باتوں سے ایک مجھے یاد ہے۔ نارووال سے بھی اور بدوملہی سے بھی ربوہ کا کرایہ پانچ روپے ہی تھا، اسٹیشن ماسٹر کو بھی پہلے بتا دیا جاتا تھا کہ اتنی ٹکٹ دے دیں، اور چند خدام ہی لے کر بانٹ دیتے تھے۔ پانچ روپے ٹکٹ ہونے کے باوجود بہت سے مسافروں کے مالی حالات کمزور ہونے پہ بہت سے مخیر حضرات خود ہی آواز دے کر کہہ دیتے کہ آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

جماعتوں کا جم غفیر

اپنے قریبی اسٹیشنوں سے سوار ہوتا

نارووال کے بعد رعیہ خاص اور اگلی بڑی تعداد داؤد اسٹیشن سے سوار ہوتی جو ڈیریانوالہ اور ملحقہ علاقوں کے مکین ہوتے۔ رعیہ خاص، یہ گاؤں حضرت سید عبدالستار شاہ رضی اللہ عنہ کے ہسپتال کی وجہ سے بھول نہیں سکتا۔ یہاں سے بھی مند پورہ، پمپ احمد آباد، ساہووال، نارنگ چینہ، رعیہ تھانہ، رعیہ گاؤں، داعی والہ، باٹھانوالہ اور ملحقہ بستیوں کے مکین اسٹیشن آتے۔

حضرت چوہدری سر ظفراللہ خان رضی اللہ عنہ کے عزیز و اقارب

ایک قابل ذکر بات کہ حضرت چوہدری سر ظفراللہ خان رضی اللہ عنہ کے سب عزیز بھی اسی سفر میں داتہ زید کا، اور ملحقہ علاقوں سے ہمارے ساتھ نارووال اسپیشل ٹرین میں سوار ہوتے۔

راستوں کے حقوق اور اعلیٰ تربیت بھی تبلیغ ہے

آنحضرت ﷺ نے اس کو بھی ایمان کا حصہ قرار دیا ہے کہ رستوں کا حق ادا کرو۔ ٹرین کئی بار سنسان علاقوں میں رک جاتی اور گنے کا سیزن ہوتا۔ انتظامیہ نظر بھی رکھتی مگر کبھی ہوا نہیں کہ لوگ کھیتوں سے گنے توڑیں، جو اس زمانہ میں عام سی چیز تھی۔صرف جلسہ دیکھنے جانے والے ایک غیر احمدی نے بتایا کہ مجھے احمدی مسافروں کے گنا نہ توڑنے نے ازحد متاثر کیا تھا۔ گو یہ سفر میں نظر آنے والے اخلاق کی وجہ سے ہی احمدی ہو چکے تھے۔ یہ بات بعد میں بھی مجھے بتائی کہ کسی نے گنا توڑنے کی کوشش کی مگر انتظامیہ نے اچھے الفاظ میں نصیحت کی۔

نماز ظہر اور دوپہر کا کھانا

شاہدرہ جنکشن پر بہت دیر ٹرین کو رکنا پڑتا اور راستہ ملنے پر ٹرین شیخوپورہ کے ٹریک روٹ کو پکڑتی۔ یہاں ہی نماز ظہر کا اہتمام ہوتا۔ دوپہر کے وقت جب ٹرین شیخوپورہ کے قریب سے گزرتی تو دوپہر کے کھانے کا اسپیکر سے اعلان ہوتا۔ گھروں سے پراٹھے سالن، دیہاتی سوغاتوں کی پٹاریاں، مغزیات ملا گڑ، مختلف قسم کی پنجیریاں، پنیاں، خطائی، رس، ابلے انڈے، مالٹے، مونگ پھلی، ریوڑی، چلغوزے اور بہت کچھ۔ اعلان ہو رہے ہوتے۔ ’’بوگی نمبر 8 میں 34 پراٹھے زیادہ ہیں۔ سالن بھی ہے۔جس کو ضرورت ہے وہاں پہنچا دیئے جائیں گے۔ پانی وافر مقدار بوگی نمبر 12 میں ہے جس کو ضرورت ہے وہاں پہنچا دیا جائے گا‘‘ گویا ہر بوگی کی ضروریات کی اطلاع سپیکر والے کمپارٹمنٹ میں ہوتی۔ یہ روابط شخصی ہوتے تھے۔ کچھ خدام کی صرف یہ ڈیوٹی ہوتی کہ وہ اسٹیشن پر ٹرین رکتے ہی اسٹیشن کے نلکوں سے پانی بھر لیں تا کہ دوران سفر کام آئے۔ بہت خوبصورت ماحول، ہر ایک دوسرے کی مدد کو پیش پیش، ہر ایک دوسرے پر فدا۔

دوپہر کے کھانے کے کچھ بعد بعض اور اسٹیشنوں پر جب ٹرین رکتی خاص کر جب جنکشن آتا تو ٹرین کافی دیر رکتی۔ تب کانوں میں آوازیں آتیں۔ ’’سموسے ایک روپے کے آٹھ‘‘ ’’پکوڑے ایک روپے کا بڑا لفافہ‘‘، ’’مالٹے ایک روپے کے بارہ‘‘ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوتا اور لوگ بھی خوب خریدتے۔

احمدی کی ایمانداری کا اثر غیروں پر

اسٹیشنوں کے دکانداروں اور اسٹال والوں کو بھی پتہ ہوتا کہ نارووال کی اسپیشل ٹرین آرہی ہے اور اس طرح کی چیزوں کی بڑے پیمانے پہ فروخت ان کی بھی عید کا باعث ہوتی۔ چائے کے عادی لوگ بھی اپنی ضرورت پوری کرنے میں دیر نہ لگاتے۔ دکاندار بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ رقم اور خالی کپ واپس آنے میں محنت درکار نہیں ہوگی، یہ سب احمدی مسافر خود ہی دے جائیں گے۔

ربوہ پہنچنے کا جوش

جب احمدی مسافر ربوہ کی قربت، جوش ایمانی اور دعاؤں کے ساتھ دریائے چناب کے پل کو کراس کرتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان بننے اور ان کی دعاؤں کے وارث ہونے کی خوشی میں چنیوٹ کے پتھر اور گالیاں یاد نہ رہتیں۔ دریائے چناب پر ٹرین پہنچنے پر نعرہ ہائے حمد اور شکر کا وہ جوش اور ولولہ الفاظ میں ڈھل نہیں سکتا، اس کی کیفیت کا بیان ممکن نہیں۔ چنیوٹ بھول کر خلافت کے دیوانے تکبیر و تحلیل میں مصروف ہوتے۔

استقبال

ریلوے اسٹیشن ربوہ پہنچنے پر جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کی روح آفریں اور پر جوش صداؤں سے استقبال کیا جاتا۔ ٹارچیں پکڑے خدام سامان اور بچے اٹھا لیتے اور قیام گاہوں میں پہنچا دیتے۔ اقامت گاہوں تک پہنچنے کا عمل بھی منٹوں میں ایسے ہوتا کہ جیسے سفر کی تھکاوٹ ہے ہی نہیں۔ مہمان رہائش گاہوں پہ فوری مخصوص خوشبودار اور انتہائی ذائقہ دار لنگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لطف اندوز ہوتے۔ سب بلا تامل صبح تہجد ادا کرتے۔

سفر کی برکات سے نیک فطرت ہدایت پا جاتے

سارے سفر میں ایک دوسرے سے تعاون اور ربوہ کے اسٹیشن پہ اس اعلیٰ خدمت خلق کی مثال دنیا کو حیران کرتی اور بہت سی سعادت مند اور نیک تشنہ روحیں جن کو ہم اپنے ساتھ جلسہ پہ لے کر جاتے۔ ابھی انہوں نے جلسہ اگلے دن صبح دیکھنا ہوتا مگر وہ احمدیت کی آغوش میں آجاتیں۔

مجھے اپنے دادا جان حکیم محمد شریف مرحوم کی تبلیغ کی کچھ باتیں یاد ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ ’’اگر شہر میں تھانیدار آئے اور کہے میں تھانیدار ہوں، سیدھے ہو جاؤ۔ تو سب لوگ مانیں گے اور یقیناً ان کے ذہن میں یہ خیال ہوگا کہ اگر یہ سچا نہیں تو آئی جی پوچھ لے گا‘‘ پھر کہتے۔ ’’اور یہی سمجھو گے کہ اگر سچا ہونے پہ اطاعت نہ کی تو مار ہی پڑے گی۔ اب میری بات سمجھو کہ آنے والا کہہ رہا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید نہیں کی؟ اگر جھوٹا ہوتا تو کیوں نہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو ختم کر دیتا؟‘‘۔ تب سننے والوں کے چہروں پہ شعور چمکتا۔ تمام بات پندرہ منٹ سے پہلے ختم ہو جاتی اور نیک فطرت ضرور ہدایت پا جاتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

نارووال جلسہ سالانہ اسپیشل ٹرین کے ایک دن کا سفر بھی ایسا ہے کہ اس سفر کی اعلیٰ قدروں اور مثالوں کو نہیں لکھا جا سکتا۔ یہ ٹرین بہت بڑی ہوتی تھی مگر احمدی مسافر جگہ سے زیادہ ہوتے۔ لیکن جگہ کی تنگی دلوں کو تنگ نہ کر پاتی۔ للٰہی سفر میں ایک دوسرے سے پیار، محبت، دلی تعلق، ایک دوسرے کی خدمت یہ کسی علاقے کی اقدار نہیں ہیں بلکہ یہ سب تو جماعت احمدیہ مسلمہ کا خاصہ ہے۔

ٹرین کی جگہ اب جہاز ہیں

پاکستان میں ظلم سے یہ ٹرین اور جلسے تو بند کر دیئے گئے لیکن اب ان کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ملکوں ملکوں جلسے شروع کروا دیئے ہیں۔ ٹرین کی جگہ ہوائی جہاز اور بعض اوقات اسپیشل فلائیٹس نے لے لی ہے۔

یہ چند سطریں لکھنے کا مقصد تو ذہن کے چند نہ مٹنے والے نقوش کی جھلک دکھانا ہے، بچے اپنے بڑوں کے اخلاق کو جانیں گے، اور اپنی نسلوں کو بتائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’یہ جلسے جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں اُس جلسے کی تتبع میں ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ جس کا مقصد افرادِ جماعت کو اُن حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا جو افرادِ جماعت کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنیں اور جن کو وہ اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا کر ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں اور یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی سے اس معیار کے حاصل کرنے کی توقع کی ہے اور ان معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دینے والوں سے سخت بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس دلی خواہش کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حالت کے بارے میں آپ کے دل میں تھی، اُس مقصد کے حصول کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے جو جلسہ سالانہ کے منعقد کرنے کا آپ کے دل میں تھا اور جس کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں بھی کیا ہے کہ اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو۔‘‘

(خطباتِ مسرور۔ جلد 10 صفحہ 394، 395)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

سلطان احمد وڑائچ۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ

جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ۔ ایک طائرانہ نظر

جمہوریہ آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ میں بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کے شمال مغرب میں گنی کناکری، شمال میں مالی اور بورکینا فاسو، جنوب میں خلیج گنی اور مشرق میں گھانا ہے۔ ملک کا رقبہ 322463 مربع کلومیٹر ہے۔ ملک کا اقتصادی دارالحکومت آبی جان (Abidjan) جبکہ سیاسی دارالحکومت یمسکرو (Yamoussoukro) ہے۔

آئیوری کوسٹ میں 1700ء میں فرانسیسی آئے اور 1892ء میں یہ ملک مکمل طور پر فرنچ کالونی بن گیا۔ تاہم 7 اگست 1960ء کو آئیوری کوسٹ فرنچ تسلّط سے آزاد ہوا۔ قیام آزادی سے لیکر پہلے صدر یعنی Félix Houphouët Boigny کے انتقال تک ملک سیاسی طور پر مستحکم رہا تاہم اس کے بعد سے ملک میں سیاسی بحران کا آغاز ہوا۔

ملک کی آبادی دو کروڑ ساٹھ لاکھ (2,60,00000) سے زائد نفوس پر مشتمل ہے اور ساٹھ سے زائد قبائل میں بٹی ہوئی ہے۔ مشہور قبیلے Mende, Akan اور Kru ہیں۔ مذہبی اعتبار سے آبادی کا تقریباً 44 فیصد عیسائی، 37 فیصد اسلام جبکہ تقریباً 10 فیصد Animism سے وابستہ ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت فقہ مالکیہ سے منسلک ہے۔

آئیوری کوسٹ کی قومی زبان فرانسیسی ہے۔ اس کے علاوہ قبائلی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ ملکی پیداوار میں کوکو، کافی، کاجو اور لکڑی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کا قیام

جس وقت آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کے قیام کا فیصلہ کیا گیا اُس وقت مغربی افریقہ کے چار ممالک یعنی گھانا، نائیجیریا، سیرالیون اور لائبیریا میں احمدیہ مشنز قائم ہو چکے تھے اور ایک پانچویں ملک یعنی گیمبیا میں بھی مشن کے قیام کے سلسلہ میں کوشش ہو رہی تھی۔ جس کے نتیجہ میں مارچ 1961ء میں گیمبیا مشن باقاعدہ عمل میں آیا۔

انہی دنوں جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کے قیام کے سلسلہ میں مغربی افریقہ پہنچ چکے تھے۔ آپ اس غرض کے لئے 22 نومبر 1960ء کو مرکز سلسلہ ربوہ سے روانہ ہوکر 25 نومبر کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچے۔ جہاں سے آئیوری کوسٹ کے ویزہ کی کوشش شروع کی۔ 13 فروری 1961ء کو آپ گھانا چلے گئے اور یہاں سے آئیوری کوسٹ کے ویزہ کے حصول کے سلسلہ میں معلومات حاصل کیں۔ فرنچ ایمبیسی کے بتانے پر کہ آپ کو آئیوری کوسٹ ائر پورٹ پر ویزہ مل جائے گا آپ 3 مارچ 1961ء کو آئیوری کوسٹ تشریف لے گئے۔ مگر کوشش بسیار کے باوجود آپ کو ملک میں ٹھہرنے کا ویزہ نہ مل سکا۔ اس بناء پر آپ 5 مارچ 1961ء کو ایک بار پھر واپس گھانا چلے گئے اور احمدیہ مشن گھانا نے آئیوری کوسٹ حکومت سے آپ کے ویزہ کے حصول کے لئے خط و کتابت شروع کی۔ دریں اثناء مرکز کی ہدایت کے مطابق مکرم قریشی مقبول احمد صاحب نے سینیگال (Senegal) کے ویزہ لئے درخواست دے دی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کو دو ماہ کا سینیگال کا ویزہ مل گیا اور آپ سینیگال چلے گئے۔ سینیگال کا ویزہ ختم ہونے پر آپ کو کچھ عرصہ گیمبیا میں ٹھہرنا پڑا۔ اس عرصے میں آپ کو حکومت آئیوری کوسٹ کی طرف سے ویزہ مل گیا اور آپ 22 جولائی 1961 کو آئیوری کوسٹ پہنچ گئے۔ اور اس طرح مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کا چھٹا مشن قائم ہوا۔

اگرچہ ترتیب کے اعتبار سے آئیوری کوسٹ جماعت احمدیہ کا مغربی افریقہ میں کھلنے والا چھٹا مشن ہے۔ مگر اس مشن کی ایک اپنی منفرد حیثیت ہے۔ وہ اس طرح کہ اس سے قبل جو مشن مغربی افریقہ میں کھولے گئے تھے وہ سب کے سب ایسے ممالک میں ہیں جہاں پر انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔ جبکہ آئیوری کوسٹ میں فرنچ زبان بولی جاتی ہے اور چونکہ مغربی افریقہ میں بہت سے ممالک ایسے ہیں جن میں فرنچ زبان بولی جاتی ہے۔ اس جہت سے آئیوری کوسٹ مشن کا قیام ایک اہم قدم تھا۔

آئیوری کوسٹ میں پہلا جلسہ

ملک میں پہلا جلسہ اپریل 1968ء میں منعقد ہوا۔ اگرچہ اُس وقت جلسہ کو ہر سال منعقد کرنے کا پروگرام تھا اس لئے اس کو جلسہ سالانہ کا نام دیا گیا اور یہ جلسہ مؤرخہ 13-14 اپریل کو منعقد ہوا تاہم بعد میں کئی سال تک پھر یہ جلسہ منعقد نہ کیا جاسکا۔

1981ء میں نئے سرے سے جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا اور پہلا جلسہ مؤرخہ 2-3 مئی 1981ء کو مسجد احمدیہ آبی جان میں منعقد ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ بعد میں مزید تین سال تک دوبارہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ممکن نہ ہوسکا۔ 1985ء میں دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا جو 28-29 دسمبر 1985ء کو ہوا۔ اس جلسہ سالانہ میں آبی جان سے باہر کی 20 جماعتوں کے احباب نے شرکت کی اور گزشتہ جلسوں کے مقابلہ میں یہ کامیاب ترین جلسہ تھا۔ جلسہ کے متعلق ریڈیو اور ٹی وی پر اعلان کروائے گئے۔ مجموعی طور پر چار اجلاس ہوئے اور ہر اجلاس میں حاضری اڑھائی تین صد رہی۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

اگلے سال دسمبر 1986ء میں بغیر کسی تعطل کے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ اس جلسہ سالانہ کے لئے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام موصول ہوا جو جلسہ سالانہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔ خلیفہ وقت کا پہلا تاریخی حیثیت کا پیغام احباب کے استفادہ کے لئے اس جگہ نقل کیا جاتا ہے۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

برموقع جلسہ سالانہ 1986ء

میرے پیارے عزیزو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے تیسرے جلسہ سالانہ کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اللہ کرے کہ اس جلسہ کی برکات بہت ہی وسیع ہوں اور ہر کس و ناکس اس سے سیراب ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی ہے۔ مالی اعتبار سے بھی بجٹ میں اضافہ ہوا ہے۔ اور تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہوئی ہے اور داعیان الی اللہ باوجود مخالف حالات کے بڑی جرأت صبر اور حوصلہ کے ساتھ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جس کے شیریں پھل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو رہے ہیں۔ پس آگے بڑھیں اور ہر اُس بستی میں پہنچیں جہاں ابھی احمدیت کا پودا نہیں لگا۔ اپنے ملک اور اُس کے دائیں بائیں ہر خطہ زمین کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور کردیں۔ مخالفتوں سے گھبرانا نہیں یہ روکیں تو عظیم الشان فتح کی خوش خبری دے رہی ہیں۔ پس ہر مشکل گھڑی میں اپنا قدم آگے بڑھائیں تا نصرت خداوندی اُسے چومے اور ترقی کا ایک نیا زینہ اُسے عطا کرے۔ پیارے عزیزو! جب مخالفتیں اور روکیں بڑھ جاتی ہیں تو مومن کا ایسے ابتلائی دور میں رد عمل یہ ہوا کرتا ہے کہ وہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگتے ہوئے اخلاص، قربانی اور تقویٰ پر قدم مارتا اور یار نہاں میں نہاں ہوجایا کرتا ہے۔ جتنی روکیں راہ میں حائل ہوتی چلی جاتی ہیں مومن کی قربانی، اخلاص اور تقویٰ کا معیار بھی اتنا ہی بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی حال صحابہ کرامؓ کا تھا جن کے نمونہ کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔

ان صحابہؓ کا کمال یہ تھا کہ وہ نیکی کی ہر راہ کو اس لئے اختیار کرتے تھے کہ نہ معلوم کس راہ سے قبول کئے جائیں۔ پس آج کا یہ دور ہم سے ان عظیم قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے چوم چوم کر قبول کیا تھا۔ یاد رکھیں قربانیوں کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ اور تزکیۂ نفوس و اموال کا موجب ہوا کرتا ہے۔ ایک احمدی کی قربانی کبھی روح تقویٰ سے خالی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ کوئی ایسا عمل جو تقویٰ سے خالی ہو خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس اپنے اور اپنی اولادوں کے اندر نیک

تبدیلی پیدا کریں۔ کبھی دعاؤں سے غافل نہ ہوں۔ اپنے قیام، رکوع، سجود کو حمد باری تعالیٰ سے بھر دیں اور ایسے پاک وجود بن جائیں کہ جن کے نقوش پا پر چل کر آپ کی آئندہ نسلیں سنور جائیں اور وہ اسلام کی جیتی جاگتی تصویر بن جائیں۔ اور اپنے اعلیٰ اخلاق اور پاک نمونے سے ہر کس وناکس کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں۔ پس مایوس نہ ہوں اور چھوٹی چھوٹی مخالفتوں سے ماندہ نہ ہوں۔ بالآخر ان شاء اللہ

"تم دیکھو گے کہ انہیں میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے"

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ جماعت کے چھوٹوں کو بھی اور بڑوں کو بھی عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی میرا محبت بھرا سلام۔

اب میں آخر پر اپنے اس پیغام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔۔۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و وفا سے حیران رہ جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اُس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے۔۔۔ تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ۔ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین۔"

(کشتی نوح صفحہ 76)

سن 2000ء تک جلسہ سالانہ کا انعقاد باقاعدگی سے مرکزی مشن آجامے آبی جان میں ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے انتظامات اور حاضری میں مسلسل وسعت پیدا ہوتی رہی اور یہ روحانی اجتماع افراد جماعت کے ایمان و ایقان میں اضافہ کیساتھ ساتھ مختلف معاشرتی اور حکومتی طبقات میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا MTA کی وساطت سے افراد جماعت آئیوری کوسٹ سے خصوصی خطاب

1997ء میں منعقد ہونیوالا جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ مشن کی تاریخ میں عظیم الشان برکات کا حامل ثابت ہوا۔ جلسہ کے آخری روز یعنی 5اپریل کی شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے MTA کی وساطت سے حاضرین جلسہ سے براہ راست خطاب فرمایا۔ تاریخ احمدیت آئیوری کوسٹ میں یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفۃ المسیح نے یوں براہ راست افراد جماعت کو خصوصی طور پر اپنے بابرکت کلمات سے نوازا۔ یہ اعزاز افراد جماعت کے انتہائی خوشی کا باعث تھا۔ حضور کا خطاب لگ بھگ 40منٹ جاری رہا جس کا فرانسیسی ترجمہ مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب نے پیش کیا۔ اپنے خطاب میں حضور رحمہ اللہ نے جلسہ میں شامل ہونیوالے آئمہ اور معززین کا ذکر کیا۔ نیز اپنے دورہ آئیوری کوسٹ کے دوران سابق صدر مملکت مسٹر ہوفے بوانیے (Félix Houphouët-Boigny) سے ملاقات کا ذکر کیا اور انکی خداداد صلاحیتوں پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

حضور رحمہ اللہ نے دوران خطاب لندن میں مقیم آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے دو افراد جماعت کو مقامی زبانوں میں مختصر خطاب کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مکرم یوسف صاحب نے یعقوبا جبکہ مکرم مدو کولیبالی صاحب نے جھولا زبان میں مختصر خطاب کیا۔ آخر پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی جس میں دنیا بھر کے احمدی شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 مئی 1997ء صفحہ 10,16)

1998ء میں جلسہ سالانہ کیم اور دو مئی کو منعقد ہوا۔ پہلے سیشن میں صدر مملکت کے نمائندہ کے علاوہ دو ممبران پارلیمنٹ جناب عیسیٰ کونے اور جناب الحسن دمبیلے صاحب اور اسسٹنٹ میئر آجامے (Adjame) نے شرکت کی۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ آجامے مشن جس گلی میں واقع ہے اس کے رہائشیوں کی طرف سے گلی کا نام 'احمدیہ سٹریٹ' رکھ دیا گیا اور گلی کے نوجوانوں کی تنظیم نے 'احمدیہ سٹریٹ' کے نام کے سائن بورڈ نمایاں جگہوں پر آویزاں کر دیئے۔ جلسہ میں کل 241 دیہات کی نمائندگی تھی۔

2000ء میں ایک روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ خراب ملکی حالات کے باوجود بفضل اللہ تعالیٰ 164جماعتوں سے 523نمائندگان جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کی ایک خاص بات مسٹر کوناں ایمل جے (Konan Emile Dje) صاحب مشیر صدر مملکت برائے مذہبی امور کی شرکت تھی۔ جلسہ سے اگلے روز Radio2 نے مکرم امیر صاحب کو اپنے سٹوڈیو میں مدعو کر کے 30منٹ کا براہ راست انٹرویو لیا۔ 12 کثیر الاشاعت اخبارات میں جلسہ کی خبر اور مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعض حصے شائع ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5تا11 مئی 2000ء)

ملک کی خراب سیاسی صورتحال کے باعث 2001ء میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ممکن نہ ہوسکا۔ 2002ء میں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ کا انعقاد مرکزی مشن آجامے آبی جان سے باہر گراں بسم شہر میں ہوا۔ اس جلسہ میں خراب سیاسی حالات کی وجہ سے درپیش سفری مشکلات کے باوجود 55 آئمہ اور 40 گاؤں کے چیفس سمیت 1825افراد شامل ہوئے۔ ابنگرو ریجن سے تقریباً سو افراد ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 مئی تا 6 جون 2002ء)

ملک میں موجود شدید سیاسی بحران کی وجہ سے 2003ء اور 2004ء میں جلسہ منعقد نہ کیا جا سکا۔ 2005ء میں جلسہ سالانہ کا انعقاد دوبارہ گراں بسم شہر میں ہوا۔ 19-20فروری کو ہونیوالے اس جلسہ میں ملک کے طول وعرض سے تقریباً 2100افراد شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9تا15 ستمبر 2005ء)

2006ء میں جلسہ سالانہ کا انعقاد 15اور 16اپریل کو نیول اکیڈمی آبی جان کے ایک حصہ میں ہوا۔ اس جلسہ میں 173جماعتوں سے 2526افراد شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21تا27جولائی 2006ء)

2008ء میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ابنگرو شہر (Abengourou) میں ہوا۔ اس موقع پر ابنگرو کی ریجنل مسجد کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ 2009ء میں جلسہ سالانہ کا انعقاد آبی جان کے ایک سکول کی عمارت میں ہوا جس میں 4037افراد نے شرکت کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 30اپریل تا 6مئی 2009ء صفحہ 16)

ملک میں موجود سیاسی بحران کے باعث 2010ء میں جلسہ سالانہ کا انعقاد نہ ہوسکا۔ 2011ء میں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ کا آغاز جماعت کی اپنی سائٹ مہدی آباد واقع آبی جان پر ہوا اور اس وقت سے مسلسل جلسہ کا انعقاد یہیں ہو رہا ہے۔ 2013ء میں جلسہ کا انعقاد جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کی تاریخوں میں ہوا۔ جلسہ کے تیسرے روز حاضرین جلسہ نے حضور انور ایدہ اللہ کا قادیان کے جلسہ کے لئے اختتامی خطاب لندن سے براہ راست MTA کی وساطت سے سنا۔ حضور انور کی دعا کیساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ حاضری 4750رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل 28مارچ تا3اپریل 2014ء صفحہ 16)

2014ء میں بھی جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کا انعقاد جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں ہوا۔ اس جلسہ میں بینن اور برکینا فاسو کے امراء کرام سمیت متعدد ہمسایہ ممالک کے وفود نے شرکت کی۔ کل حاضری 5100 رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل کیم مئی 2015ء)

2015ء کے جلسہ میں امیر صاحب گنی کناکری اور مکرم آصف عارف صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ فرانس نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اسی طرح دوسرے دن کے پہلے سیشن میں ابنگرو سے منتخب ہونے والی ممبر آف پارلیمنٹ عزت مآب Brou Marguerite Tanoh صاحبہ نے شرکت کی۔ حاضری تقریباً 5500رہی۔

2016ء کے جلسہ میں مکرم ومحترم الاعصام الخامسی صاحب صدر جماعت احمدیہ مراکش نے بطور نمائندہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرکت کی۔ آپ کے علاوہ مکرم سعید الرحمان صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون، مکرم نوید احمد عادل صاحب امیر و مشنری انچارج لائبیریا اور مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب برکینا فاسو کے نمائندہ بطور خاص جلسہ میں شامل ہوئے۔ دیگر مہمانان میں Mbengué کے میئر، Sominassé کے ڈپٹی گورنر، Indénié-Djuablin (ابینگرو) کی ریجنل کونسل کے نائب صدر، ایک ممبر آف نیشنل پارلیمنٹ اور دو میئرز کے نائبین شامل تھے۔ کل حاضری تقریباً 5100رہی۔

2017ء کا جلسہ بھی معمول کے مطابق دسمبر میں ہوا۔ اس سال بطور مہمان مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر و مشنری انچارج سینیگال اور مکرم مسلم شاکر صاحب امیر و مشنری انچارج نائیجر جلسہ میں شامل ہوئے۔ دیگر مہمانان میں گراں بسم شہر کے میئر، Tienkoikro کے ڈپٹی گورنر اور مرکزی وزارت صحت کے نمائندہ شامل تھے۔ کل حاضری 5300رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل 30مارچ تا 5اپریل 2018ء)

دسمبر 2018ء میں منعقد ہونیوالا جلسہ سالانہ ملک کا 34واں جلسہ تھا جس میں مکرم آصف عارف صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ فرانس اور مکرم ٹومی کابلوں صاحب چیئر مین Pan African احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے بطور خاص شرکت کی۔

اب تک منعقد ہونیوالا آخری جلسہ سالانہ مورخہ 20 تا 22 دسمبر 2019ء کو منعقد ہوا جس میں مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بیلجیئم اور مکرم عمر معاذ کولیبالی صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر جماعت احمدیہ مالی نے بطور نمائندہ مرکز شرکت فرمائی۔ ساڑھے چھ ہزار سے زائد افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

عاطف محمود (واقف نو) ایسٹ لندن برطانیہ

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ورچوئل ملاقات اور میری ایمانی کیفیت

تربیت ٹیم کی طرف سے ای میل کے ذریعے یہ اطلاع پا کر کہ میری اور دیگر خدام کی پیارے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ آن لائن ملاقات ہو گی، میری خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ ہم لوگ حضور سے ملنے کیلئے بیتاب تھے۔ چونکہ انتظامیہ کی طرف سے کالا ٹراوزر، سفید شرٹ اور کالی ٹوپی پہن کر آنے کو کہا گیا تھا اس لئے میرے والد محترم مجھے میگا اسٹور پر مطلوبہ اشیاء کی خریداری کے لئے ساتھ لے گئے اور نئی شرٹ اور پینٹ خرید کر دی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔

پھر ملاقات کا دن بھی آ گیا۔ صبح میں اٹھ کر تیار ہو گیا اور بہت پر جوش تھا کہ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بات کرنے کا موقع ملے گا اور ہم دنیاوی معاملات میں بھی حضور سے راہنمائی طلب کرینگے یا محض ذاتی سوالات اور اپنی تعلیم سے متعلق دعاؤں کی درخواست کریں گے۔ 4 ستمبر بروز ہفتہ صبح ساڑھے آٹھ بجے ہم بیت الفتوح پہنچ گئے۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد مجھے یہ عظیم موقع مل رہا تھا۔ ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر چکا تھا جب میری حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات ہوئی تھی۔ چنانچہ اس طرح کی روحانی کلاس میں شمولیت کا یہ ایک یادگار لمحہ تھا۔ عموماً پہلے جب بھی میں ملاقات کیلئے آتا تو نروس ہو جاتا اور اپنے مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں پریشان ہو جاتا۔ میں ڈاکٹر بننے کے لئے اپنے حدف کے حصول کیلئے کوشاں ہوں۔ اس کلاس کے بعد میں اپنے اس حدف کو حاصل کرنے کے متعلق خود کو زیادہ پرسکون، پر جوش اور پر اعتماد محسوس کر رہا ہوں۔ لہٰذا اس میٹنگ میں شمولیت میرے لئے بہت بڑا اعزاز تھا۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب ملاقات شروع ہوئی اور جیسے ہی ہم نے پیارے حضور ایدہ اللہ کو دیکھا تو کھڑے ہو کر انکی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے جواباً وَعَلَیْکُمُ السَّلَام فرمایا اور ہمیں بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تلاوت، ترجمہ، نظم، حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مختصر اقتباس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں سوالات پوچھنے کی اجازت دی، خواہ وہ دنیاوی معاملات کے متعلق تھے یا اپنی پڑھائی سے متعلق ذاتی سوالات۔ ایک خادم نے حضور سے سوال پوچھا کہ پیارے حضور ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیسے پا سکتے ھیں؟ حضور نے ایسے آسان رنگ میں جواب دیا جس سے ہم اپنے اندر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بڑھتا ہوا محسوس کرنے لگے۔ اور فرمایا جب ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں تو اللہ اور اسکے رسول کی محبت حاصل کرتے ہیں کیونکہ ہم اسلام کی مقدس کتاب میں اسلام کی تمام تعلیمات اور آیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ایک اور خادم نے حضور ایدہ اللہ سے پوچھا کہ قرآن پاک میں ذکر ہے کہ سات آسمان ہیں۔ سات آسمان کیوں ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ایک آدمی قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور پانچ وقت نمازیں پڑھتا ہے تو اسے آسمان کے پہلے درجہ میں رکھا جائیگا۔ لیکن کوئی انسان اگر اس پہلے فرد سے بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوسرا درجہ عطا فرمائے گا اور اسی طرح جو بھی زیادہ نیکیاں بجالائے گا، نمازیں پڑھے گا، قرآن کریم کی تلاوت کریگا تو اسکے درجات بلند ہوتے چلے جائیں گے۔

جب بھی میں حضور ایدہ اللہ کو سنتا ہوں تو ہمیشہ آپکے پر حکمت الفاظ سے خود کو منور پاتا ہوں اور ہر ملاقات کے بعد میرے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ میرے لئے اس ملاقات میں شمولیت بہت بڑا اعزاز تھی کیونکہ یہ روحانی تربیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور میں اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہا ہوں۔

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ استاذ جامعۃ المبشرین گھانا

مقابلہ نظم بزبان اردو جامعۃ المبشرین گھانا

خدا کے فضل سے مؤرخہ 4 اگست 2021ء بروز منگل جامعۃ المبشرین گھانا میں مقابلہ نظم بزبان اردو منعقد کیا گیا۔ اس مقابلہ میں طلباء کے چاروں گروپس امانت، دیانت، شجاعت اور صداقت سے تین تین طلباء نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مالی سے تعلق رکھنے والے طالب علم عزیزم سیکو بومو نے کی۔ مقابلہ کے قواعد مجلس علمی کے سیکرٹری عزیزم احمد کولیبالی نے پڑھے۔ مکرم رضوان کوثر صاحب استاذ جامعۃ المبشرین اور حافظ عطاء الحنان نے منصفین کے فرائض انجام ادا کئے۔ اس مقابلہ کے نصاب میں تین نظمیں شامل تھیں:

1۔ خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے۔

2۔ نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے۔

3۔ پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے۔

اس مقابلہ کے نتیجہ کے مطابق گھانا کے عزیزم اوسئی یوسف نورالدین اول رہے، سینیگال کے عزیزم خالد سَل اور آئیوری کوسٹ کے عزیزم واتارا آمو دوم رہے اور گھانا کے عزیزم عیسیٰ عبد الکریم سوم رہے۔ گروپس کے مجموعی نمبروں کے لحاظ سے دیانت گروپ اول رہا۔ مکرم حافظ عطاء الحنان صاحب نے نتیجہ کا اعلان کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

مجلس علمی کے انچارج مکرم رضوان کوثر صاحب اور ان کے معاون طلباء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

خودداری اور غیرت کو کبھی بھی ملیامیٹ نہ ہونے دیا جس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے حکیم صاحب کی مالی حالت کو بہتر سے بہتر بنا دیا اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 236 روایات حکیم نواب علی صاحب فاروقی)

حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریب البلوغ تھا کہ حضرت صاحب کے پاس قادیان آیا۔ ابھی نیا نیا نوجوان تھا۔ بلوغت کی عمر کو پہنچ رہا تھا۔ حضور نے فرمایا میاں زین العابدین! کیا ابھی تک آپ کی شادی کا کوئی انتظام ہوا ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! منگنی ہوئی تھی مگر میرے احمدیت کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ مسکرا کے فرمایا کہ تم نے تو ابھی تک بیعت نہیں کی پھر احمدیت کی وجہ سے کیسے رشتہ نہ ہوسکا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو کافر کہو اور مَیں یہ کہہ نہیں سکتا۔ مَیں نے اُنہیں جواب دیا تھا کہ اگر تم ایک لڑکی کی بجائے دس لڑکیاں دو تو بھی مَیں مرزا صاحب کو ولی اللہ ہی کہوں گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا بہتر کرے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 60- 59۔ روایات حضرت شیخ زین العابدینؓ)

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی صبر اور استقامت اور ثباتِ قدمی جاری فرمائے اور احمدیت اور خلافت سے ہمیشہ ان کا پختہ تعلق رہے۔

(خطبہ جمعہ 13/ اپریل 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(سنن ابی داؤد، کِتَابُ تَفرِیعِ أَبوَابِ الوِترِبَابُ مَا یَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا حدیث:1537)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

یہ ہمارے سید ومولیٰ پیارے آقا فخرالانبیاء، خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفی ﷺ کی دشمن قوم سے خوف کے وقت کی دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار اس دعا کی طرف توجہ دلائی ہے آپ ایّدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں ہیں۔حضرت ابو بردہ بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے خوف محسوس کرتے تھے تو ان الفاظ میں دعا کرتے تھے کہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(سنن ابی داؤد، کتاب الوتر باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما)

کہ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔یعنی ہم ان کے شر سے تیری حفاظت میں آتے ہیں۔ ثبات قدم کے لئے، دین پر مضبوطی سے قائم رہنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی۔

(خطبہ جمعہ 13/ اکتوبر 2006ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 520-521)

مرسلہ: مریم رحمٰن

بقیہ: جلسہ سالانہ ربوہ کی چند خوبصورت یادیں...از صفحہ 6

والی یاد یہ ہے کہ مہمان زیادہ ہونے کی وجہ سے گھر چھوٹے پڑ جاتے تھے۔ مگر اہل ربوہ کے دل اتنے ہی کشادہ اور وسیع ہوتے جاتے تھے۔ جلسہ کی جیسے آمد ہوتی میری والدہ ہم سب بہن بھائیوں کے بستر سٹور میں لگوا دیتی تھیں۔ اور ہمارا بستر دسمبر کی سخت سردی میں پرالی کے اوپر چادر اور رضائی ہوتا تھا۔ ہمارا پورا گھر مہمانوں کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ اور ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ہمارا دل چاہتا تھا کہ یہ مہمان ادھر ہی رہیں، کبھی واپس نہ جائیں۔ (آج کل کی جنریشن کے برعکس! آج کل کے بچے اگر گھروں میں مہمان آجائیں تو ہمارا کمرہ ہمارا آرام کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اور ان کا پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ مہمان واپس کب جائیں گے؟)

سب عزیز رشتہ داروں کے ساتھ گذرے سال کا پورا احال واحوال بھی سنا جاتا۔ خاندانوں کے مابین رشتہ ناطہ کے بھی بہت سارے معاملات انہی مبارک دنوں میں طے پاتے تھے۔

دعاؤں کا موسم

جلسہ کے تین دن رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے دن ہوتے تھے جو اپنے دامن میں ڈھیروں خوشیاں لے کر آتے اور پھر ہمیں اداس کر کے چلے جاتے۔ ہم پھر اگلے سال کی راہ تکتے کہ یہ دن دوبارہ جلد آئیں۔ جب جلسہ سالانہ کا آخری دن ہوتا تو ربوہ کی فضائیں دعاؤں اور نعروں سے گونج اٹھتی تھیں۔ فتح وظفر کے گیت گاتی یہ فضائیں ہر احمدی کے ایمان و ایقان کو مزید مضبوطی دے جاتیں کہ سید ومولیٰ پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ خوب پھلے پھولے اور ترقی کرے گی۔ ان شاء اللہ

اللہ کرے کہ اس سچی اور سُچی بستی ربوہ میں جلسہ کی رونقیں دوبارہ شروع ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کے حق میں وہ ساری دعائیں قبول فرمائے جو حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں کی ہیں۔ آمین

اختتام میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیاری دعا سے کرتی ہوں جو آپؑ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو دی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِعظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذُوالمَجْدِ وَالْعَطَاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔‘‘

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

ذکرِ الٰہی

آپ دولت سے دوائیں تو خرید سکتے ہیں لیکن صحت نہیں۔ آپ دولت سے آرام دہ بستر تو خرید سکتے ہیں لیکن پُرسکون نیند نہیں۔ آپ دولت سے سب کچھ خرید سکتے ہیں لیکن مطمئن زندگی نہیں۔ مطمئن زندگی تو صرف اور صرف اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ میں ہے۔

مرسلہ: محمد عمر تماپوری، انڈیا

طلوع وغروب آفتاب

06 اکتوبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:57	18:04
مدینہ منورہ	04:58	18:04
قادیان	05:05	18:07
ربوہ	04:44	17:47
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:42	18:29